REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

۱۴ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۸ فتح ۱۳۳۵ ہش | ۱۸ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

گورنر جنرل سیلون وزیر اعظم اور دیگر عمائدین حکومت کی خدمت میں

قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ

از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون۔ کولمبو

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے گذشتہ چند دنوں میں اسلام کے پیغام کو سیلون کی اہم شخصیتوں تک پہنچانے کا موقعہ عطا فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۱) پچھلے دنوں جماعت احمدیہ سیلون کا وفد جو چار افراد پر مشتمل تھا۔ جناب عبد القادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیلون کی زیر قیادت گورنر جنرل سیلون Sir oliver Goonetileke کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ نہایت تپاک سے ملے۔ خاکسار نے قرآن مجید انگریزی مع دیباچہ تفسیر القرآن۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا سنہلی ایڈیشن لائف آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ تین زبانوں میں اور اخبار Message کی ایک کاپی پیش کی۔ آپ کافی دیر تک قرآن مجید و دیگر کتب کا ملاحظہ فرماتے رہے۔ دوران گفتگو میں آپ نے سنہلیز زبان میں اسلامی لٹریچر تیار کرنے سے متعلق ہماری کوششوں کو بہت سراہا۔ اس کا ذکر اخبارات میں ہوا۔ اور اس تقریب کی فوٹو بھی شائع ہوئی۔

(۲) سیلون کے وزیر اعظم S.W.R.D Bandra-nayake کی خدمت میں دوستوں کا وفد وقت مقررہ پر حاضر ہوا۔ آنریبل وزیر اعظم نے قرآن مجید انگریزی لیتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا اور بتایا کہ یہ ان کی لائبریری میں پہلا قرآن مجید مکمل صورت میں ہوگا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے سنہلی ایڈیشن کو دیکھ کر از حد مسرور رہے۔ اور پہلے صفحہ پر اپنا پیغام دیکھ کر کہنے لگے کہ اوہو یہ تو میرا اپنا ہی لکھا ہے۔ ان کے دستخط کا فوٹو بلاک بھی ثبت تھا۔ انہوں نے بار بار ہماری اس ابتدائی کوشش کو سراہا اور فرمایا جماعت احمدیہ سرکاری زبان میں اسلامی لٹریچر شائع کرکے ملک کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اس واقعہ کی بھی اخبارات میں خوب اشاعت ہوئی۔

(۳) علاوہ ازیں سنہلی زبان میں اسلامی لٹریچر کا سیٹ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ سیرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سورۂ یٰسین کا انگریزی و سنہلی ترجمہ۔ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ اخبار The Message) سیلون کے وزیر تعلیم۔ وزیر امور داخلہ۔ وزیر صنعت۔ وزیر ٹرانسپورٹ۔ وزیر صحت۔ وزیر محنت۔ وزیر اوقاف۔ وزیر ڈاکخانہ جات وزیر امور متعلقہ ثقافت کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں حکومت کے دیگر دس افسران بالا کی خدمت میں بھی یہ سیٹ پیش کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش کا بہتر نتیجہ پیدا فرمائے اور ان سب کو اور دوسروں کو اسلام کے پیغام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس اہم کام کو سرانجام دینے میں محترمی برادرم حکیم فضل الٰہی صاحب نے بہت مدد کی۔ برادرم مبارک احمد صاحب بھی تقریباً سب وفدوں میں شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب معاونین کو اجر عظیم دے۔

آمین

صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں گزارش

احباب غرباء کے لئے گرم کپڑے بھجوانے کا انتظام کریں

ربوہ میں بعض غریب بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استطاعت اور مخیر احباب سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات بھجوائیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں اور دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں دیکر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸؍ دسمبر ۱۹۵۶ء

پھر وہی سرگرمیاں

چند دن ہوئے ہم نے الفضل میں مجلس اتحاد اسلام کا ریزولیوشن اور ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان کی تصریحات لاہور کے ایک روزنامہ سے نقل کی تھیں۔ جیسا کہ ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے۔ اس مجلس کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ پچھلے دنوں محرم کے موقع پر شیعوں اور سنیوں میں سخت تنازعات پیدا ہو گئے تھے۔ جن کی نوبت فساد فی الارض تک پہنچ گئی تھی۔ اور نتیجۃً جیسا کہ خان صاحب نے بتایا ہے۔ دونوں فریقوں کے کچھ اہل علم حضرات پر پابندیاں لگائی گئی ہیں۔

مجلس اتحاد اسلام کے ریزولیوشن اور ان تصریحات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اقدام دونوں فریقوں کو اور دیگر اسی قسم کے عقائدی تنازعات کو خطرناک صورت اختیار کرنے سے روکنے کے لئے لیا گیا ہے۔ جن سے ملک و قوم میں انتشار پھیلتا ہے۔ اور انارکی کی فضاء کو ہوا ملتی ہے۔ اور ملک و قوم کی صلاحیتوں کو غلط راستہ پر خرچ کیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ اقدام جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ ابتداءً شیعہ۔ سنی تصادم کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ لیکن جیسا کہ ریزولیوشن کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا اطلاق عمومی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کی غرض یہ نہیں ہے۔ کہ اسے صرف شیعوں اور سنیوں تک محدود رکھا جائے۔ بلکہ اس کا اطلاق تمام ان معاملات پر ہوتا ہے۔ جن کا تعلق عقائدی جھگڑوں سے ہے۔ خواہ یہ جھگڑے دوسرے فرقوں مثلاً بریلویوں۔ دیوبندیوں۔ حنفیوں۔ اہلحدیث کے مابین ہوں۔ بلکہ ریزولیوشن کے الفاظ اور اس بنیادی وجہ کے مطابق جس لئے یہ اقدام لیا گیا ہے۔ اس مجلس کی سرگرمیوں کی وسعت ان تمام معاملات کے حدود کو چھوتی ہے۔ جن سے مذہبی عقائد کی بناء پر جھگڑے بعض دو فریقوں میں ہو سکتے ہیں۔

الغرض اس مجلس کے قیام کی اصل غرض اور بنیادی وجہ ملک سے ایسی فضا کا استیصال ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں بد امنی پھیلتی ہے۔ اور فساد فی الارض کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب کی تصریحات اور ریزولیوشن کے الفاظ سے یہی مترشح ہوتا ہے۔ ورنہ ایسی مجلس کے قیام کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کا دائرہ صرف دو فریقوں کے تنازعات تک محدود کر دیا جائے۔ اس لئے یقیناً شیعہ۔ سنی جھگڑوں کا خاص طور پر ذکر محض مثالی طور پر ہے۔

دوسری بات جو اس ریزولیوشن اور اس کے اغراض و مقاصد اور پروگرام سے واضح ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ اس مجلس کے قیام کی یہ غرض نہیں ہے۔ کہ مختلف فرقوں کے مختلف عقائد میں دخل اندازی کی جائے۔ اور ان کے اختلافات کو ہموار کیا جائے۔ کیونکہ ایسا کام ناممکن العمل ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف اتنی ہے۔ کہ ہر فرقہ کو اپنے عقاید کے مطابق اس طرح عمل کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے ان سے اختلاف رکھنے والے لوگوں کی دلآزاری نہ ہو۔ ورنہ ہر فرقہ کو پوری آزادی حاصل ہے۔ کہ جو عقائد وہ چاہے رکھے۔ حکومت یا کسی مجلس کا جو حکومت یا عوام بنائیں۔ صرف اتنا کام ہے کہ وہ دیکھے۔ کہ کوئی فرقہ مذہبی آزادی کا جو پاکستان کے دستور کے مطابق ہر فرقہ اور ہر مذہب کے پیروؤں کو دی گئی ہے۔ ناجائز استعمال نہ کرے۔ بلکہ اس طرح کرے۔ کہ دوسروں کی مذہبی آزادی مجروح نہ ہو۔

یہ واضح حقائق ہیں۔ اور ہر ایک پاکستانی ان کو سمجھتا ہے۔ مگر اس ملک میں بدقسمتی سے ایسے عناصر بھی ہیں۔ جو تخریب پسندی اور فتنہ انگیزی کی فضا ہی یہاں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس نیک مقصد میں بھی روڑے اٹکانے پر تلے ہوئے ہیں۔ جو ملک و قوم کی بہبودی اور پاکستان کی سالمیت کو تقویت پہنچانے اور اس کو انتشار سے محفوظ رکھنے اور قومی صلاحیتوں کو ملک و قوم کے مفاد میں خرچ کرنے کے لئے نہایت دانشمندی سے اختیار کیا گیا ہے۔

ان تخریب پسندوں اور فساد انگیز عناصر میں سے خطرناک ترین گروہ وہ ہے۔ جو مجلس احرار کے نام پر اپنی سرگرمیوں سے ہمیشہ ملک و قوم کو سخت نقصان پہنچاتا رہا ہے۔ اور جس نے پاکستان بننے سے پہلے اور بعد بھی مسلمانوں میں انتشار پھیلانے اور دشمنانِ اسلام کو تقویت پہنچانے میں ہی اپنی تمام کوششیں صرف کی ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پڑھنے سے واضح ہوتا ہے۔ بلکہ ہر پاکستانی اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ فسادات پنجاب کا بانی یہی گروہ تھا۔ یہی گروہ تھا۔ جس نے مصلحت نا اندیشانہ اور شعلہ ناک نعرہ بازی سے ملک کی فضاء کو اتنا ہولناک بنا دیا۔ کہ جس کا نتیجہ سینکڑوں مسلمان خاتونوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنانے میں نکلا۔ اور مارشل لاء تک نوبت پہنچ گئی۔ حکومت اس سے اتنی تنگ آ گئی۔ کہ اس نے تنگ آ کر مجلس احرار کو غیر آئینی قرار دے دیا۔ یہ انتہا ہے۔ جس سے اس گروہ کی تخریبی ذہنیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ حکومت نے نہایت تلخ تجربوں کے بعد یہ قدم اٹھایا تھا۔ چنانچہ مذکورہ بالا تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے اس گروہ کی دشمن ملک و قوم سرگرمیوں کا بہت حد تک پتہ لگ سکتا ہے۔

اس کے باوجود کیا یہ حیرت نہیں ہے۔ کہ یہ گروہ حکومت اور عوام کی آنکھوں میں پھر خاک جھونک کر از سر نو اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ وہی لوگ۔ جو مجلس احرار کے نام پر فساد انگیزی کرتے تھے۔ اب پھر وہی لوگ اسی انداز سے وہی فساد انگیزی کر رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت اور پاکستان کے بہی خواہ یہ سمجھ کر مطمئن بیٹھے ہیں۔ کہ جس نے پہلے ملک و قوم کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ صرف "مجلس احرار" کا لیبل تھا۔ نہ کہ وہ لوگ جو اس لیبل سے تخریبی کام کر رہے تھے۔ سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا "مجلس احرار" واقعی غیر آئینی جماعت قرار دی گئی۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ لفظاً بے شک مگر حقیقت میں نہیں۔ کیونکہ وہی لوگ اب پھر اخبارات اور کانفرنسوں کے ذریعہ بعینہٖ وہی کام کر رہے ہیں۔ اور ارباب نظم و نسق معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بخنت بیٹھے ہیں۔ اور وہ شاید پھر اس خیال میں مگن ہیں۔ کہ اب کے ویسا نہیں ہوگا۔ حالانکہ یہ بات علت و معلول کے فطری اصول کے خلاف ہے۔ یہ اصول بدل نہیں گیا۔ اور نہ بدل سکتا ہے۔ جب کبھی وہی اسباب رونما ہوں گے ان کا وہی نتیجہ نکلے گا۔ جو فطرتاً نکلنا لازم ہے۔ اگر کسی مکان میں پٹرول چھڑک کر دیا سلائی دکھانے سے مکان جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ تو ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

یہ گروہ اپنی پرانے ہتھیاروں سے لیس ہو کر پھر اپنی عزائم کے ساتھ نکل پڑا ہے۔ اخبار "نوائے پاکستان" وہی کام کر رہا ہے۔ جو فسادات سے پہلے "آزاد" کرتا رہا ہے۔ اور بعینہٖ وہی لوگ اسی طرح پھر جا بجا کانفرنسیں کر رہے ہیں۔ اور اسی شعلہ ناک طریق سے چنانچہ "نوائے پاکستان" مورخہ ۱۳؍ دسمبر ۱۹۵۶ء میں چنیوٹ میں ایک کانفرنس کا اعلان شائع ہوا ہے۔ جو ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر کو منعقد کی جائے گی۔ اور اس میں تقریریں کرنے والے حسب ذیل فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت سے فسادات کی سند حاصل کرنے والے مقررین تقریریں کریں گے:۔

"مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی۔ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلومہار شریف۔ مولانا بہاؤالحق قاسمی۔ مولانا تاج محمود صاحب لائلپوری۔ مجاہد الحسینی ایڈیٹر نوائے پاکستان۔ مولانا لال حسین اختر۔ مولانا محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد سرگودھا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر مبلغین اور مقررین۔"

کانفرنس کے لئے چنیوٹ اور انعقاد کے لئے ان تاریخوں کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ انہی تاریخوں میں جماعت احمدیہ ربوہ میں جو چنیوٹ سے صرف پانچ چھ میل پر واقع ہے۔ حسب معمول اپنا سالانہ دینی اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ جو وہ نہایت پُرامن طریقے سے ہر سال کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس اجتماع میں اسلامی مضامین پر ٹھوس اور معلوماتی تقریریں ہوتی ہیں۔ اس میں کسی فرقہ کے خلاف آتش بیانی نہیں کی جاتی۔ اور پھر ربوہ ایک ایسا مقام ہے۔ کہ جہاں سے غیر از جماعت لوگوں کو جبراً تقاریر نہیں سنائی جا سکتیں۔ اس لئے کسی کی دلآزاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سابق مجلس احرار کے کارپردازوں کا چنیوٹ میں ایسے موقع پر تخریبی کانفرنس برپا کرنا ان کی نیتوں کا پردہ چاک کر رہا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ یہ لوگ ڈاکٹر خانصاحب کی مساعی اور مجلس اتحادِ اسلام کے پروگرام کو ناکام بنانے کے لئے کس قدر تلے ہوئے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عرصہ ۱½ ماہ سے بیمار ہے۔ اور میری اہلیہ بھی بیمار ہے۔ اور میں خود ایک لمبے عرصہ سے بیمار رہوں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ڈسکہ۔

(۲) خاکسار ایک ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ میری پریشانی کو دور فرمائے۔ (مختار احمد بٹ کشمیری مظفر آباد آزاد کشمیر)

چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ کی پریشان خیالیاں

از محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات

قسط نمبر ۳

تبدیلی عقیدہ کا غلط الزام

اس کے بعد چیمہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر تحقیقاتی عدالت کے سامنے تبدیلی عقیدہ کا غلط الزام لگایا ہے اور عامیانہ انداز میں یہ فقرہ کسا ہے:

"جس چیز کو اس نے دلائل سے نہ مانا ڈنڈے کی ضرب سے مان گیا"

چیمہ صاحب!

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے؟
تمہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے؟

جہاں تک اعتراض کا تعلق ہے اس کا مفصل اور مسکت جواب برادر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے مضمون مطبوعہ الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۵۶ء میں آچکا ہے۔ اس میں حوالجات اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسئلہ کفر و اسلام کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۵ء میں جو تصریحات فرمائیں بعینہٖ وہ ۱۹۵۴ء میں تحقیقاتی عدالت کے سامنے دہرائی گئیں۔ ۱۹۳۵ء کی تصریحات حضور کے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل یکم مئی ۱۹۳۵ء میں موجود ہیں۔ اب یہ چیمہ صاحب کے ذمہ ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے جو کفر کی تشریح حضور نے فرمائی۔ وہ ۱۹۳۵ء کی بیان فرمودہ تشریح سے مختلف تھی۔ جب تک وہ ایسا نہ کریں اس پر مزید کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ (محترمی شمس صاحب کا محولہ بالا مضمون اس مضمون کا حصہ سمجھا جائے) لیکن الصادقت مجھے "ڈنڈے کی ضرب" کی نسبت کچھ عرض کرنا ہے۔

چیمہ صاحب! قطع نظر آپ کی "طرز گفتگو" کے آپ کا اعتراض یہی ہے نا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عدالت کے خوف سے اپنے مخالفوں کی تکفیر سے انکار کر دیا۔

چیمہ صاحب آپ نے درحقیقت بعینہٖ وہی اعتراض دوہرا دیا ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین آج تک احمدیت کے خلاف حضور کے اس معاہدہ کے بارے میں کرتے چلے آئے ہیں۔ جو حضور نے مسٹر ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے بالمقابل تحریر فرما کر ۱۸۹۹ء میں داخل عدالت کیا تھا جس میں حضور نے یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ میں آئندہ کسی کی موت یا ذلت کے بارے میں کوئی پیشگوئی شائع نہیں کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین نے بھی اس وقت آپ کی طرح یہی کہا کہ "ڈنڈے کی ضرب" سے خوف کھا کر عدالت کے سامنے نعوذ باللہ آپ نے عقائد اور روش میں تبدیلی کر لی؟ چنانچہ محمدیہ پاکٹ بک شائع کردہ انجمن اہلحدیث برانڈرتھ روڈ لاہور مطبوعہ ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۳۵ پر "مرزا صاحب قادیانی کا توبہ نامہ" کے جلی عنوان کے ماتحت لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب نے۔ محدثیت مجددیت۔ نبوت اور رسالت کا دعوےٰ کیا اور کہا کہ خدا نے میرا نام محمد اور رسول رکھا ہے (ایک غلطی کا ازالہ ص۳) چنانچہ لاہوری اور قادیانی دونوں متفق ہیں کہ مرزا صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ظل اور انعکاس (سایہ) ہیں۔ اس ظل اور بروز کو ملاحظہ فرمائیں کہ کس عاجزی اور بے کسی کی حالت میں ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں اپنا مندرجہ ذیل توبہ نامہ پیش کرتے ہیں اگر مرزا صاحب کی جگہ احرار اسلام کا ایک معمولی والنٹیر اور رضاکار ہوتا تو وہ ایسی عاجزی کا ثبوت نہ دیتا۔"

چیمہ صاحب! دیکھ لیجئے عبداللہ معمار بھی وہی بات کہہ رہا ہے۔ جو آپ نے کہی ہے۔ مگر نسبتاً شریفانہ انداز میں لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے اس اعتراض کا جو جواب دیا وہ درج ذیل ہے:۔

"یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میری طرف سے بھی اس عہد کے ساتھ دستخط ہیں کہ میں بھی محمد حسین کی موت یا ذلت کے لئے کوئی پیشگوئی نہیں کرونگا مگر یہ دستخط ایسے نہیں ہیں جن سے ہمارے کاروبار میں کچھ بھی حرج ہو۔ بلکہ مدت ہوئی۔ کہ میں کتاب انجام آتھم کے صفحہ آخر میں تصریح اشتہار دے چکا ہوں کہ ہم آئندہ ان لوگوں کو مخاطب نہیں کریں گے جب تک ان کی طرف سے تحریک نہ ہو۔ بلکہ اس بارے میں ایک الہام بھی شائع کر چکا ہوں۔ جو میری کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہے۔ اور میں ہمیشہ اس الہام کے بعد محمد حسین سے اعراض کرتا تھا۔ اور اس کو قابل خطاب نہیں سمجھتا تھا مگر اس کی چند گندی کارروائیوں اور ایسی بدکارروائی کے بعد جو اس نے جعفر زٹلی کے ساتھ ملکر کی تھی۔ مجھے ضروری طور پر اسکے بارے میں کچھ لکھنا پڑا تھا۔ مجھے یہ بھی افسوس ہے۔ کہ ان لوگوں نے محض شرارت سے یہ مشہور کیا ہے۔ کہ اب الہام کے شائع کرنے کی ممانعت ہوگئی۔ اور ہنسی سے کہا کہ آپ الہام کے دروازے بند ہوگئے۔ مگر ذرہ حیا کو کام میں لاکر سوچیں۔ کہ اگر الہام کے دروازے بند ہوگئے تھے۔ تو میری بعد کی تالیفات میں کیوں الہام شائع ہوئے انکی کتاب کو دیکھیں کہ کیا اس میں الہام کم ہیں؟"

[illegible]

(ایڈیشن کلاں)

حضور کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے عدالت کے خوف سے ہرگز کوئی تبدیلی اپنے عقائد یا رویہ میں نہیں کی۔ جو کچھ ہم نے عدالت کے سامنے کہا۔ وہ وہی کچھ تھا جو ہم پہلے بھی کہہ چکے اور شائع کر چکے تھے۔ اور اب بھی اس پر قائم ہیں۔ آج ساٹھ سال کے بعد چیمہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں کے تتبع میں حسن و احسان میں مسیح موعود کے نظیر خلیفہ برحق اور لخت جگر" محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر پھر وہی اعتراض کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تتبع میں ہمارا جواب بھی یہی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحقیقاتی عدالت کے سامنے جو تشریح لفظ "کفر" کی بیان فرمائی وہ بعینہٖ وہی تھی۔ جو حضور اس سے سترہ سال پہلے الفضل یکم مئی ۱۹۳۵ء میں بیان فرما چکے تھے۔ اس بارے میں حضور اور حضور کے خدام کا عقیدہ پہلے بھی وہی تھا۔ اور اب بھی وہی ہے۔ اس میں سرمو بھی کوئی فرق نہیں۔

واللہ علیٰ ما نقول شہید

اگر چیمہ صاحب میں ہمت ہے تو وہ الفضل یکم مئی ۱۹۳۵ء کے بیان اور تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۴ء کے بیان میں کوئی فرق نکالکر دکھائیں۔ ورنہ "عدالت کے ڈنڈے" کا ہمیں غلط طعنہ دینے کی بجائے خود عذاب الٰہی کے ڈنڈے سے ڈریں۔

مندرجہ بالا سطور کے لکھے جانے کے بعد چیمہ صاحب کا دوسرا مضمون مطبوعہ پیغام صلح ۲۸ نومبر ۱۹۵۶ء میری نظر سے گزرا۔ جس میں چیمہ صاحب نے تبدیلی عقیدہ کے الزام کی تائید میں تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے ایک اقتباس نقل کر کے اسے فیصلہ کن "قرار دیا ہے

تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

چونکہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرنے کا شرف محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھ کو حاصل ہوا تھا اور دو لاکھ صاحب مجلس عمل۔ جماعت اسلامی اور جماعت احرار مخالفین کے عائد کردہ الزامات اور پیشکردہ اعتراضات کا جواب تحقیقاتی عدالت کے سامنے میں نے ہی دیا تھا۔

اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں حقیقت حال عرض کروں۔ تحقیقاتی عدالت کی کارروائی اس طور پر ہوئی۔ کہ ابتدائی مراحل میں متعلقہ فریقوں سے ان کے تحریری بیانات لینے کے بعد عدالت نے حکومت کی طرف سے جمع کردہ شہادت فسادات کے بارے میں قلمبند کی اس کے بعد دولتانہ صاحب کی طرف سے شہادت پیش ہوئی۔ جو قلمبند کی گئی۔ مجلس عمل اور جماعت اسلامی نے جو شہادت اپنی صفائی یا جماعت احمدیہ کے خلاف پیش کی وہ قلمبند کی گئی۔ اگرچہ یہ بات بالکل عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت ہے اور تحقیقاتی عدالت کا ریکارڈ اس پر شاہد ناطق ہے کہ جماعت احمدیہ کو کوئی شہادت اپنی صفائی میں پیش کرنے کا قطعاً کوئی موقعہ نہیں دیا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بیان عدالت نے ضرور قلمبند کیا۔ لیکن حضور کو مجلس عمل کی درخواست پر عدالت نے طلب فرمایا تھا۔ جماعت احمدیہ کی خواہش ہرگز نہیں تھی کہ حضور کو عدالت میں پیش ہونے کی تکلیف دی جائے۔ اور پھر حضور کا جو بیان عدالت میں ہوا۔ وہ بھی جماعت احمدیہ کے وکلاء نے نہیں کرایا۔ بلکہ پہلے خود عدالت نے اپنے خیال کے مطابق خود تیار کردہ سوالات حضور سے دریافت کئے۔ اور اس کے بعد جماعت اسلامی مجلس عمل۔ مجلس احرار اور دولتانہ صاحب کے وکلاء کو حضور پر جرح کرنے کی اجازت دی گئی۔ حالانکہ حضور کے بیان سے پہلے سید عطاء اللہ صاحب بخاری مودودی صاحب۔ مولوی ابوالحسنات صاحب۔ شیخ حسام الدین حافظ کفایت حسین وغیرہ مخالف زعماء کے بیانات بھی عدالت نے قلمبند کئے تھے۔ لیکن ہمیں ان پر جرح کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ شہادت ختم ہونے کے بعد بحث کا مرحلہ آیا۔ تو سب سے پہلے حکومت کے نمائندہ چوہدری فضل الٰہی صاحب ایڈووکیٹ پھر دولتانہ صاحب۔ جماعت اسلامی مجلس عمل۔ اور مجلس احرار کے نمائندگان و وکلاء کو بحث کا موقعہ دیا گیا۔ ان لوگوں کی بحث ایک ماہ کے قریب جاری رہی۔ اس بحث میں انہوں نے جماعت احمدیہ اس کے عقائد اور لٹریچر پر بے شمار اعتراضات کئے۔ جو ہم صبر سے سنتے اور نوٹ کرتے رہے عدالت کی طرف سے ہمیں یہ تسلی دی جاتی رہی کہ جماعت احمدیہ کو اپنی صفائی پیش کرنے اور جواب دینے کا کھلا موقعہ دیا جائے گا۔ بالآخر مجلس احرار کے نمائندہ مظہر علی صاحب اظہر ایڈووکیٹ کی بحث ختم ہوئی۔ تو عدالت نے مجھ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے بحث شروع کرنے کا حکم دیا۔ بحث شروع کرنے سے پیشتر عدالت نے مجھ سے دریافت کیا کہ اندازاً تم بحث کے لئے کتنا وقت لوگے؟ تو میں نے جواب دیا۔ کہ اگرچہ جماعت احمدیہ پر مخالفین نے ایک ماہ سے بھی زائد عرصہ تک بحث کر کے اعتراضات کئے ہیں۔ لیکن میں انشاء اللہ ایک ہفتہ کی بحث میں ان سب کا جواب دینے کے قابل ہو سکوں گا۔ اس پر عدالت نے مجھے بحث شروع کرنے کا حکم دیا۔ یہ جمعرات کا دن تھا۔ اس روز لنچ کے وقفہ کے قریب میں نے بحث شروع کی۔ اگلے دن جمعہ کے باعث عدالت کے لئے صرف نصف دن تھا۔ اس روز بھی یہ بحث جاری رہی۔ تیسرے دن (ہفتہ) جب ہم عدالت میں حاضر ہوئے تو عدالت نے فرمایا۔ کہ ہمارا خیال تو یہی تھا کہ آپ کو جواب کا مکمل موقعہ دیا جائے گا۔ لیکن عدالت کے ایک رکن جناب مسٹر جسٹس کیانی اچانک کسی مجبوری کے باعث سرکار سے رخصت پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اسلئے آپ کو آج ہی بحث ختم کرنا ہوگی۔ میں نے عدالت کے سامنے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ مجبوری پیش کی۔ کہ جو اعتراضات ایک ماہ بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کی بحث میں ہمارے خلاف پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب اتنے تھوڑے وقت میں دیا جانا ناممکن ہے۔ کم از کم مجھے چار دن اور بحث کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ لیکن عدالت نے حکم دیا کہ عدالت کی تمام کارروائی آج ہی ختم کر دی جائے گی۔ اسلئے تم نے جو کچھ کہنا ہے۔ آج ہی کہکر بحث ختم کر دو۔ اس پر میں نے عدالت سے درخواست کی کہ عدالت مجھے وہ اعتراضات اور امور بتادے۔ جن کے بارے میں عدالت جماعت احمدیہ کا جواب سننا چاہتی ہے تا کہ مجھے معلوم ہو جائے۔ کہ عدالت کے نقطۂ نگاہ سے وہ کون کون سے اعتراضات ہیں۔ جو قابل جواب ہیں۔ اور جن کے بارے میں جماعت احمدیہ کو اپنی پوزیشن واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر عدالت نے مجھے چار نکات (Points) نوٹ کرائے کہ تم ان پر بحث کرو۔ چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس محدود وقت میں ان چاروں امور کے بارے میں جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کی اور مخالفین کے عائد کردہ اعتراضات کا مکمل جواب دیا۔ جس کا نہ صرف عدالت پر بلکہ مخالف علماء پر بھی غیر معمولی اثر تھا۔ عدالت پر میری بحث کا جو اثر تھا۔ وہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے ان تعریفی کلمات سے ظاہر ہے جو فاضل جج صاحبان نے خاکسار کی نسبت استعمال فرمائے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان چاروں امور جن کے بارے میں تحقیقاتی عدالت نے ہماری بحث سنی (کسی ایک کے بارے میں بھی عدالت نے جماعت احمدیہ کے موقف سے اختلاف نہیں کیا اور نہ جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ریمارک کیا۔ لیکن مسئلہ تکفیر۔ جنازہ وغیرہ انگریز کی خوشامد۔ مسئلہ نبوت۔ خطبہ کوئٹہ۔ قیام پاکستان کی مخالفت وغیرہ اعتراضات کے بارے میں عدالت نے جماعت احمدیہ کی بحث قطعاً سماعت نہیں کی۔ اور نہ اپنا موقف پیش کرنے کا جماعت احمدیہ کو موقع دیا گیا۔ پس اگر رپورٹ میں ان مؤخر الذکر امور کے بارے میں (جن میں مسئلہ تکفیر بھی شامل ہے) جماعت احمدیہ کے موقف کی نسبت عدالت نے کوئی ریمارک کیا ہے۔ تو وہ یقیناً غلط فہمی اور پوری حقیقت کے سامنے نہ لائے جانے کے باعث ہے۔ اگر عدالت کو مسئلہ تکفیر کے بارے میں ہماری بحث کے سننے کا موقعہ ملتا۔ اور الفضل ۲ر مئی ۱۹۳۵ء کا خطبہ عدالت ملاحظہ کرتی۔ اور ہمارے وہ دلائل جو مولانا شمس صاحب نے اپنے مضمون مطبوعہ الفضل ۵ر ۱۲ میں تحریر فرمائے ہیں۔ عدالت سنتی تو یقیناً وہ کوئی ایسا ریمارک نہ کرتی۔ اگر غیر مبائعین کے وکیل چوہدری فتح محمد صاحب عزیز ایڈووکیٹ ہماری بحث کے دوران میں موجود تھے۔ تو وہ مندرجہ بالا واقعات کی یقیناً تصدیق کریں گے۔ اسکے بالمقابل تحقیقاتی عدالت نے مجلس احرار

جماعت اسلامی۔ دولتانہ صاحب

اور مجلس عمل کو اپنی اپنی ڈیفنس پیش کرنے کا پورا پورا موقعہ دیا۔ ان کے نمائندگان اور وکلاء کی مکمل بحث سماعت کی۔ اسلئے ان کے خلاف عدالت نے اپنی رپورٹ میں جو کچھ تحریر کیا ہے۔ اس کی حیثیت مختلف ہے اور اس کے بارے میں وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کو اپنی ڈیفنس پیش کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔

چیمہ صاحب نے تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا اقتباس نقل کر کے اسے فیصلہ کن قرار دیا ہے۔ میں چیمہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس رپورٹ کے صفحہ ۱۹۹ (اردو) پر تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج صاحبان نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں اپنی "وحی" کو "وحی نبوت" کے برابر قرار دیا ہے۔ کیا آپ اور آپ کی جماعت عدالت کے اس ریمارک کو بھی فیصلہ کن تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں؟

پھر اس رپورٹ کے صفحہ ۲۰۸ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انگریز کی خوشامد کا الزام لگایا گیا ہے۔ کیا آپ اسے درست ماننے کے لئے تیار ہیں؟ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلامی جہاد کی تشریح فرمائی ہے۔ اسکو رپورٹ مذکورہ کے صفحہ ۲۰۶ پر "نبوت تشریعی" کے دعویٰ کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ کیا آپ اس نتیجہ سے اتفاق کرتے ہیں؟

اس کے علاوہ بھی اس رپورٹ کے مختلف مقامات پر متعدد ایسے ریمارک موجود ہیں۔ جن کو چیمہ صاحب اور اہل پیغام بھی درست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اندریں حالات چیمہ صاحب کا اس رپورٹ کی پناہ لینا اور اسے فیصلہ کن قرار دینا "تنکے کا سہارا" لینے کے مترادف ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقیدت

چیمہ صاحب! جہاں تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ ہمارے عقائد مسئلہ نبوت اور مسئلہ کفر و اسلام کے بارے اب بھی وہی ہیں۔ جو ہم نے تحقیقاتی عدالت کے سامنے پیش کئے اور اس سے پہلے بھی وہی تھے۔ آپ نے جو ہم پر تبدیلی عقیدہ کا الزام لگایا ہے وہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے لیکن یہ بات تو آپ کو بھی مسلم ہے۔ کہ

مولوی محمد علی صاحب ایم اے سابق امیر جماعت غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں اپنے عقائد میں یقیناً تبدیلی کی تھی۔ چنانچہ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ایک دفعہ جب میں نے آپ کے سامنے مولوی محمد علی صاحب کی اختلاف سے پہلے کی تحریرات پیش کیں۔ جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضورؑ کو "نبی"۔ "رسول"۔ "مرسل" یہاں تک کہ "نبیٔ آخر الزمان" تک لکھا ہے۔ (یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی رو سے "نبیٔ آخر الزمان" صرف حضرت محمد عربی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) تو چیمہ صاحب! آپ نے فرمایا تھا۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت بہت بڑی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب اس سے بے حد متاثر اور مرعوب ہو گئے تھے۔ اس لئے اس اثر اور رعب کے ماتحت ان کو "نبی" کہتے رہے۔ مگر حضور کی وفات کے بعد جب وہ غیر معمولی اثر اور رعب جاتا رہا۔ تو مولوی صاحب نے اپنے عقیدہ میں اصلاح کرلی۔ گویا مولوی محمد علی صاحب کی اس تبدیلیٔ عقیدہ کو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "شخصیت کے رعب" کی طرف تو منسوب کیا تھا۔ کسی "ڈنڈے کی ضرب" کی طرف منسوب نہیں کیا تھا۔

موجودہ فتنہ اور غیر مبایعین

اس کے بعد چیمہ صاحب آپے سے باہر ہو گئے ہیں۔ موجودہ فتنہ کا ذکر چھیڑ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس پر جو ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں، نہایت عامیانہ انداز میں حملہ آور ہوئے ہیں۔ اس مقام پر چیمہ صاحب کا طرزِ کلام اس حد تک پست ہو گیا ہے۔ کہ اس کو پڑھ کر ہر سعید الفطرت انسان شرافت کی دہائی دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر شقاوت کی انتہاء یہ ہے، کہ بجائے اس پر ندامت محسوس کرنے کے چیمہ صاحب نے اپنے مضمون مطبوعہ پیغام صلح مورخہ ۲۸ر نومبر ۵۶ء میں اپنے اس اندازِ تحریر کو "شریفانہ انداز" قرار دیا ہے۔

چیمہ صاحب! اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کو کہ دوسروں کے بتوں کو بھی گالی نہ دو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کو کہ دوسرے کے باپ کو گالی نہ دو۔ یکسر نظر انداز کرتے ہوئے ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ حضور کو ننگی گالیاں دے کر چیمہ صاحب نے حضور کا تو کچھ نہیں بگاڑا۔ البتہ اپنی عاقبت کو خراب کرنے کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ چیمہ صاحب کو زیادہ غصہ اس بات پر ہے۔ کہ موجودہ فتنہ پردازوں کے ساتھ جو پیغامی جماعت کو ہمدردیاں ہیں۔ اور ان لوگوں کی جو خفیہ امداد اس جماعت کے بعض افراد کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کیوں کیا گیا ہے۔ چیمہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہم "خفیہ" طور پر نہیں بلکہ "علانیہ" طور پر ان کی امداد کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر آپ کو ان فتنہ پردازوں کی علانیہ امداد کرنے میں کوئی باک اور شرم محسوس نہیں ہوتی۔ اور اگر آپ کو ان کے مقاصد سے ہمدردی ہے۔ تو پھر اگر آپ ان کی کوئی امداد "مخفی" طور پر بھی کریں۔ تو اس میں آپ کے لئے موجب ہتک کونسی بات ہے؟ اور اس پر سیخ پا ہونے اور آپے سے باہر ہونے کا کیا محل ہے؟ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی موجود ہے۔ کہ کسی کارِ خیر کا سرانجام دینا خواہ خفیہ ہو۔ یا علانیہ بہرحال نیکی ہے۔ پس اگر ہماری طرف سے یہ کہا گیا۔ کہ آپ کی جماعت کے بعض لوگ "تحریک آزادی کے علمبرداروں" کی مخفی طور پر امداد کر رہے ہیں۔ تو آپ کے نقطۂ نگاہ سے ہم نے یہ کہا۔ کہ آپ مخفی طور پر یہ کارِ خیر سرانجام دے رہے ہیں۔ تو ہمارا یہ کہنا "گھناؤنا الزام" کیونکر بن گیا۔ ہمارا اصل قصور صرف اتنا ہے۔ کہ ہم نے آپ کی اندرونی کارروائیوں سے جماعت کو بروقت مطلع کر کے ہشیار کر دیا۔ اسی وجہ سے آپ کو اس قدر ناراضگی ہے۔

آپ کی جماعت کا ابتداء ہی سے یہ طریق رہا ہے۔ کہ ہر شرارت اور ہر سازش جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس اولاد اور حضورؑ کی پاک جماعت کے خلاف شروع ہوئی ہے۔ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ پبلک کے سامنے انکار بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ منافقت کا بھانڈا چوراہے پر پھوٹ جاتا ہے۔ اس فتنہ میں بھی یہی ہوا۔ ابتداء میں آپ کی جماعت کے بعض سرکردہ آدمیوں نے اس فتنہ کے بانیوں سے سازباز کی۔ ان سے اظہارِ ہمدردی کیا۔ ان کی امداد کی۔ لیکن چونکہ ان کو ابھی یہ معلوم نہ تھا۔ کہ آیا یہ فتنہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے بھی قابل ہوتا ہے یا نہیں۔ مصلحت اسی میں سمجھی گئی۔ کہ بظاہر اس فتنہ سے لاتعلقی کا اظہار کیا جائے۔ لیکن جب سازش کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ تو آپ کو اس فتنہ پرداز گروہ سے علانیہ ہمدردی کا اقرار کرنا پڑا۔

خلافت کے لئے سازش

چیمہ صاحب اپنے اس مضمون میں اور پھر ۲۸ر نومبر والے مضمون میں بار بار یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے، کہ خلافت ثانیہ سازش کا نتیجہ ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ چیمہ صاحب کا یہ مخصوص اندازِ کلام ہے۔ کہ اپنے کامیاب مخالف پر وہ "سازش" کا لیبل لگایا کرتے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا۔ ۱۹۵۲-۵۳ء میں جب ان کی لاہوری جماعت میں پھوٹ پڑی۔ اور میاں محمد صاحب آف لائل پور اور مولوی صدر الدین صاحب کے درمیان اختلافات شدید صورت اختیار کر گئے۔ اور مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی۔ تو اس اختلاف میں چیمہ صاحب مولوی صدر الدین صاحب کے خلاف تھے۔ چیمہ صاحب نے ان دنوں کئی ٹریکٹ مولوی صدر الدین صاحب اور ان کی پارٹی کے خلاف شائع کئے۔ ہمیں ان کے مطالعہ کا شرف حاصل ہے۔ ان ٹریکٹوں کا اندازِ تحریر بھی بعینہٖ یہی تھا۔ جو چیمہ صاحب کے زیر جواب مضمون کا ہے۔ ان مضامین میں چیمہ صاحب نے اپنے موجودہ امیر مولوی صدر الدین صاحب اور ان کے حامی مولوی محمد یعقوب صاحب پر "دجالی فریبوں" اور "دجالی سازشوں" کے ساتھ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی امارت اور دفاتر پر قبضہ کرنے کا الزام لگایا تھا۔ پیغام صلح نے چیمہ صاحب کی اس طرزِ تحریر کا باقاعدہ نوٹس لیا تھا۔ اور انہیں شرم دلائی تھی کہ آپ اپنی جماعت کے اکابر کو "دجال" وغیرہ شرمناک القاب دے کر کوئی دینی خدمت نہیں کر رہے۔ پس اگر چیمہ صاحب خود اپنے موجودہ امیر اور ان کے ساتھیوں پر دجل وفریب اور سازش کا الزام لگانے میں باک محسوس نہیں کرتے۔ تو اگر وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نسبت بھی یہی طرزِ کلام اختیار کریں۔ تو ہمیں ان سے کیا گلہ ہو سکتا ہے۔ بقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ؎

مجھ کو کیا تم سے گلہ ہو کہ مرے دشمن ہو
جب یونہی کرتے چلے آئے ہو تم پیروں سے

باقی رہا سازش سے حصول خلافت کا الزام تو یہ حربہ نیا نہیں بلکہ پونے چودہ سو ۱۳۷۵ سال پرانا ہے۔ اور سب سے پہلے اسے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے خلاف شیعوں نے استعمال کیا۔ اور اب تک وہ ان پر یہی الزام لگاتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجہ میں ان کو کیا حاصل ہوا۔ اور اب آپ ان کی بھونڈی نقل کر کے کیا حاصل کرلیں گے؟

(باقی)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نمازِ تہجد کا انتظام

بعض مخلص احباب نے دریافت کیا ہے، کہ امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تہجد کا انتظام ہوگا؟ سو ایسے سب احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت اصلاح وارشاد نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر چار دن تہجد کی نماز باجماعت کا انتظام کر دیا ہے۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل ۴½ بجے صبح نماز تہجد پڑھایا کریں گے۔ اس نماز میں علاوہ دوسری دعاؤں کے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں۔ نیز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وعافیت کے لئے دعائیں ہوں گی۔ احباب کو بکثرت اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ نیز نماز فجر اور درس کے بعد مکرم حافظ صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصائد مع ترجمہ وتشریح پیش کیا کریں گے۔ احباب کے لئے یہ استفادہ کا نادر موقعہ ہوگا۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعاء

بدین ۱۵ر دسمبر۔ مکرم بشیر احمد صاحب بدین سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مساجد ممالک بیرون اور زمیندار صاحبان

حضور ایدہ اللہ نے ۲۰ ؍ ۱۱ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

آٹھ ایکڑ میں صرف ایک کنال فی سبیل اللہ

"پھر میں نے کہا تھا کہ زمیندار اگر آٹھ ایکڑ ہوتا ہے تو ایک کنال وہ سلسلہ کے لئے دے اور اس پر زیادہ زور لگائے۔ پھر آٹھ ایکڑ کا بھی چندہ دے اور اس ایک کنال سے جو آمد ہو وہ ساری کی ساری دیدے۔ اس طرح اسے بہت زیادہ ثواب ملے گا اور جماعت کی آمد بھی بڑھے گی۔

نتیجہ ۔ اضافہ تگنا

اگر سارے زمیندار اس طرح کرنے لگ جائیں تو اگرچہ وہ اب چندہ دیتے ہیں لیکن پھر ان کا چندہ دگنا یا تین گنا ہو جائے گا۔ کیونکہ جب وہ ایک کنال کی پیداوار آٹھ ایکڑ کے علاوہ سلسلہ کے لئے دیں گے تو خدا تعالیٰ ان کے آٹھ ایکڑ میں بھی پیداوار زیادہ کر دے گا اور وہ چندہ بھی زیادہ ہو جائے گا۔ اور پھر یہ کنال جو سلسلہ کے لئے بڑھ گئی ہے اس کی آمد بھی سلسلہ کو ملے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کا چندہ اگلے سال ہی تگنا ہو جائے گا۔

دین کی خدمت کی توفیق کا ذریعہ

کچھ مدت تک دوستوں نے میری اس بات پر عمل کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب اس میں سستی واقعہ ہو گئی ہے۔ اگر دوست اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو یقیناً ان کو اور ان کی اولادوں کو دین کی ایسی خدمت کرنے کی توفیق ملے گی جو مثال کے طور پر قائم ہو جائے گی۔"

پس زمیندار جماعتوں کے اراکین حضرات اپنے ہاں کے زمیندار بھائیوں کو مسلسل تحریک کر کے تعمیل ارشاد کا عامل بنائیے۔ اور موجودہ فصل سے حصہ وصول کر کے حضرت اقدس کی دعا کا حق دار۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال ثانی)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا، روزہ اور صدقہ

ربوہ ۱۰ دسمبر ۵۶ء محلہ دارالصدر ج مشمولہ گول بازار و کچا بازار ربوہ کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں اور بروز سوموار مؤرخہ ۱۰ دسمبر کو روزہ رکھا گیا۔ نیز دو عدد بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر قربانی اور دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے حضور پر نور کو کام کرنے والی لمبی اور صحت و تندرستی والی زندگی عطا کرے۔ آمین

مقبول احمد ذبیح دارالصدر ج ربوہ

اعانت الفضل

(۱) مکرم ملک محمد صادق صاحب چک ۶۲ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور نے مبلغ پانچ روپے ایک مستحق اور ضرورت مند شخص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اس نیکی کی عمدہ جزا دے اور ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور اس نیکی کے اچھے نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(۲) نیز شریف کمیشن شاپ پرانی غلہ منڈی لائلپور کے مالکان نے مبلغ دس روپے اعانت الفضل میں عطا کئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھولے اور ان کی اس نیکی کو قبول فرمائے آمین

(۳) جماعت احمدیہ چک نمبر ۶ ہیم سنگھ والا تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کے (۱) چوہدری فضل خاں صاحب (۲) چوہدری ناظر علی خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا اور (۳) چوہدری محمد علی خانصاحب برادر چوہدری ناظر علی خاں صاحب ان تینوں احباب نے مبلغ دس دس روپے اعانت الفضل میں عطا کئے ہیں۔ چوہدری ناظر علی خانصاحب اور چوہدری فضل خانصاحب اس سے پہلے بھی پانچ پانچ روپے اعانت الفضل میں عطا کر چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان سب کی اس نیکی کو قبول فرمائے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور دین و دنیا میں کامیابی اور خوشحالی عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری فضل خاں صاحب نے حال میں آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ ان کی اہلیہ بھی دین کے ساتھ خاص محبت رکھتی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

خاکسار مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

عہدیداران تحریک جدید سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عزت کو سمجھیں۔ انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوتے ہیں اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔ پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں سے بھی چندہ وصول کرنے کا ثواب ملتا ہے اور یہ وہ امر ہے جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے اسے بھی ثواب ملتا ہے اور جو دوسرے کو نیکی کی تحریک کرے اسے دوہرا ثواب ملتا ہے ایک خود نیکی کرنے کا اور دوسرا نیکی کرنے کی تحریک کرنے کا۔ اسی طرح تحریک جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اسے بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے۔"

اب جبکہ وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ شروع ہو چکا ہے ہر عہدیدار بلکہ ہر خادم کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل کر کے اپنے نامۂ اعمال میں اضافہ کرے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے آمین۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا محمود احمد ایک مخدوش مکان کی دیوار سے گرا اور پھر دیوار اس پر گر گئی۔ بے حد زخمی ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ محمد اسمٰعیل خان پنشنر چک ۱۱-۶ براستہ ہڑپہ (ضلع منٹگمری)

(۲) بندہ کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت اور خدمت کی زندگی اور دین و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ سید امتیاز احمد ظفر انبالوی

(۳) خاکسار کے والد محترم میاں عبدالکریم صاحب فتح پور گجرات جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کرام میں سے ہیں ضعیف العمری کی وجہ سے کمزور تو تھے ہی لیکن چند روز سے کچھ بیہوشی سی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ والد صاحب کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ منظور احمد شاد احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳

(۴) میرے والد ملک عزیز احمد صاحب تقریباً ۲۰ روز سے بعارضہ بخار اور دوسری تکلیفوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو صحت والی عمر عطا فرمائے۔

عزیزہ اختر بنت ملک عزیز احمد صاحب پورن نگر سیالکوٹ

(۵) مکرم خواجہ نظام الدین صاحب انبالوی حال پورن نگر سیالکوٹ نے پیشاب بند ہو جانے کی وجہ سے اپریشن کرایا ہے۔ بفضل خدا اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ محمد احمد قمر سنوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر

(۶) بندہ کے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب ایک مہینہ سے بخار کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں بہت کمزور ہو گئے ہیں اور ان کی اہلیہ بھی ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب ان ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری) عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۷) میر اکبر خان ولد ملک صاحب عادل شاہ مرحوم صحابی چار پانچ ماہ سے متواتر بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ سعد اللہ ترنگ زئی ۔ پشاور

(۸) میرا بچہ سخت بیمار ہے۔ افراد جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ اہلیہ شیخ محمد شریف مہاجر سیالکوٹ حال بدوملہی

(۹) میں نے استقلال ملازمت کے لئے درخواست دی ہے۔ بزرگان و صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ سے دعا کی درخواست ہے۔ "ابن علی" گھنڈہ

(۱۰) میری اہلیہ اور میرا چھوٹا بھائی کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان دونوں کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحفیظ خوشاب

(۱۱) میرے چچا صاحب چوہدری بشیر احمد خاں ڈوگری گھنا (ا) ہوئے بیمار ہیں۔ نیز بڑی ہمشیرہ اور چھوٹی ہمشیرہ بیمار ہیں اور چوہدری بابا محمد علی صاحب جو کہ حضرت اقدس کے صحابی ہیں چند ماہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ناخوش سکندری لاہور

کلکتہ یونیورسٹی کی صد سالہ برسی

اور

مخلصین جماعت کی خدمت میں ایک نہایت ضروری اپیل

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ماہ جنوری کے نصف اول میں کلکتہ یونیورسٹی کی صد سالہ برسی منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر مختلف ممالک اور یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز شریک ہو رہے ہیں۔ جماعت کلکتہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ ان تمام نمائندگان کو جن کی تعداد ۱۲۵ ہوگی سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جائے **بالخصوص قرآن کریم انگریزی** کا ایک ایک نسخہ تحفۃً دیا جائے۔

لہٰذا استطاعت رکھنے والے مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس موقعہ پہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جن احباب کے پاس انگریزی قرآن کریم موجود ہو اور وہ بھجوانا چاہتے ہوں وہ براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پہ بھجوا دیں۔

M. Mohd Shamsuddin Sahib
15 New Tengra Road Calcutta-15

اگر ہندوستان کے احباب رقم بھجوانا چاہتے ہوں تو ایک نسخہ کا ہدیہ ۱۵/۰ روپے ہے۔ پاکستانی احباب رقوم دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت

خدا تعالیٰ نے میرے لڑکے چوہدری عبدالسمیع صاحب بھٹی کنری (سندھ) کے ہاں مورخہ ۱۸/۱۱/۵۶ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ نومولود کی درازیٔ عمر صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار (چوہدری) فیض احمد بھٹی کنری (حیدرآباد ڈویژن)

دعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی عمرہ ۲۹ نومبر ۵۶ء کو پشاور میں چند یوم بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ احباب کرام اور درویشان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین

ریاض احمد ابن حاجی عبدالعزیز مرحوم راولپنڈی

اعلان

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت ۲ بجے بعد از نماز ظہر دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ واقعہ عمارت دفاتر صدر انجمن احمدیہ متصل دفتر نظارت علیا ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ حصہ داران الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے التماس ہے کہ وہ وقت مقررہ پر دفتر میں تشریف لا کر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

۱۔ سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء
۲۔ انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ
(۳) تقرر آڈیٹر برائے سال آئندہ
(۴) کمپنی کے کام کو وسعت دینے کے متعلق مشورہ
(۵) کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہے

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

ہدایات برائے ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

(۲) جماعتوں کے سامنے جو وقت اور تعداد دی گئی ہے جماعتیں اس کا خاص خیال رکھیں کہ وقت کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کر لے امراء ضلع تعداد کی پابندی کے لئے ذمہ وار ہوں گے

(۳) جو جماعت کسی اچانک آ جانے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اس کو ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کو موقعہ دینے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

(۴) وقت مقررہ کی پابندی (یہ وقت جماعتوں کو ترتیب دینے وقت بھی بتا دیا جائے گا) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب جماعت تعاون فرمائیں گے۔

(۵) ملاقات صبح ۸½ بجے اور شام ۶½ بجے شروع ہوا کرے گی۔

(۶) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت امسال بھی کمزور ہی ہے اس لئے احباب اس بات کا خیال رکھیں۔

(۷) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا تعارف ملاقات کرواتے وقت فرمائیں اور ملاقات بروقت ختم کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(۸) بیعت کرنے والے احباب مقررہ تاریخوں کو صبح ۸½ بجے اور شام ۶½ بجے ہی دفتر میں تشریف لا کر اپنے نام درج رجسٹر کروا لیں (پرائیویٹ سیکرٹری)

پروگرام ملاقات بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جماعت	افراد	وقت
۲۶ دسمبر صبح ۸½ بجے		
جماعتہائے جھنگ شہر و ضلع	۱۰۰	۱۵ منٹ
" سابق ریاست بہاولپور	۸۰	۱۵ "
۲۶ دسمبر شب ۶½ بجے		
جماعتہائے گوجرانوالہ شہر و ضلع	۲۰۰	۳۰ منٹ
" منٹگمری " "	۱۵۰	۲۰ "
" ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور پشاور ڈویژن	۱۲۰	۳۲ "
" آزاد کشمیر	۲۵	۸ "
۲۷ دسمبر صبح ۸½ بجے		
جماعتہائے حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن	۶۰	۱۵ منٹ
جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۱۰۰	۱۲ "
" ملتان "	۱۵۰	۲۰ "
۲۷ دسمبر شب ۶½ بجے		
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۲۵۰	۵۰ منٹ
" میانوالی شہر و ضلع	۱۵	۲ "
" کیمبل پور اٹک "	۲۵	۵ "
بیعت		۱۰ "
جماعتہائے لاہور شہر و ضلع	۲۰۰	۲۳ "

جماعت	افراد	وقت
۲۸ دسمبر صبح ۸½ بجے		
جماعتہائے گجرات شہر و ضلع	۲۰۰	۳۵ منٹ
" مظفرگڑھ "	۲۵	۵ "
" ایسٹ پاکستان	۸	۵ "
۲۸ دسمبر شب ۶½ بجے		
جماعتہائے ڈیرہ غازی خاں شہر و ضلع	۶۰	۱۰ منٹ
جماعتہائے جہلم شہر و ضلع	۱۱۰	۱۵ "
بیعت		۱۰ منٹ
جماعتہائے کراچی شہر و مضافات	۸۰	۲۰ "
" کوئٹہ بلوچستان	۵۰	۱۳ "
" شیخوپورہ شہر و ضلع	۱۵۰	۲۰ "
۲۹ دسمبر صبح ۹ بجے		
جماعتہائے لائلپور شہر و ضلع	۲۵۰	۴۰ منٹ
" سرگودھا " "	۲۰۰	۳۰ "
بیعت		۱۰ "
جماعتہائے ہندوستان	۱۰	۵ "
بیرونی ممالک	۶	۵ "

سپیشل ٹرینوں کے متعلق اطلاع

امسال جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر ربوہ تشریف لانے والے احباب جماعت کی سہولت کے لئے خاص طور پر سپیشل ٹرینوں اور ڈیزل کاروں کا انتظام کروایا گیا ہے۔ اس لئے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ ربوہ آنے اور واپس جانے کا پروگرام مندرجہ ذیل سپیشل ٹرینوں کے مطابق بنائیں۔ تا آئندہ بھی انتظامات وسیع کروانے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(۱) ایک سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۵۶ کو دس بج کر اٹھارہ منٹ پر لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور تین بجے ربوہ پہنچے گی۔

(۲) ایک سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۵۶ کو سیالکوٹ سے نو بجکر بائیس منٹ پر چلکر ۵ بجے ربوہ پہنچیگی

(۳) ایک سپیشل ٹرین ۲۰/۱۲/۵۶ کو نارووال سے بارہ بجے چلیگی جو رات ۸ بجے ربوہ پہنچے گی

(۴) ایک سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۵۶ کو لائلپور سے رات آٹھ بجکر تیس منٹ پر چلے گی جو ربوہ دس بجے پہنچے گی۔

(۵) ایک سپیشل ٹرین ۲۶/۱۲/۵۶ کو سرگودھا سے چھ بجکر بیس منٹ پر چل کر ۷-۳۰ پر ربوہ پہنچے گی۔

ڈیزل کاریں

دو ڈیزل کاریں لائلپور اور سرگودھا کے درمیان چکر لگائیں گی اور ۲۴/۱۲/۵۶ سے لے کر ۳۰/۱۲/۵۶ تک متواتر کام کرتی رہیں گی۔ ہاں ۲۵/۱۲/۵۶ کو یہ کارز بند رہیں گی۔ کیونکہ سپیشل ٹرینوں کی آمد کی وجہ سے راستہ بند ہوگا

کارز کا پروگرام یہ ہوگا

لائلپور ۲۴/۱۲/۵۶	سرگودھا ۲۴/۱۲/۵۶
۴—۵۵	۴—۳۵
۱۱—۵۰	۱۰—۵۰
۱۸—۳۰	۱۷—۲۵

واپسی کا پروگرام

۲۸/۱۲/۵۶ کی شام کو دس بجکر پندرہ منٹ پر گاڑی لاہور روانہ ہوگی
۲۹/۱۲/۵۶ کی صبح کو چھ بجکر چالیس منٹ پر سیالکوٹ کے لئے گاڑی روانہ ہوگی
۲۹/۱۲/۵۶ کی صبح کو پانچ بجکر بیس منٹ پر نارووال کو گاڑی چلے گی۔

مندرجہ بالا پروگرام کے علاوہ روانگی کے لئے ڈیزل کاروں کا بھی انتظام ہوگا۔

میں جہاں تمام احباب جماعت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ بالا پروگرام کو مدنظر رکھکر اپنا رخت سفر باندھیں۔ وہاں مکرم جناب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم جناب امیر صاحب سیالکوٹ۔ اور مکرم جناب امیر صاحب سرگودھا سے خاص طور پر یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی تمام جماعتوں کو اس پروگرام کے ماتحت سفر کرنے کی بار بار تلقین کریں گے۔ کیونکہ یہ انتظام ہی احمدی بھائیوں کی سہولت کی خاطر مرتب کر دیا گیا ہے جس سے ہر احمدی دوست کو فائدہ اٹھانا چاہیئے

نوٹ:۔ سپیشل ٹرینوں کے علاوہ موٹروں اور لاریوں کا بھی انتظام ہوگا۔ جس کے لئے عنقریب اعلان کر دیا جائے گا

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)